

بدولت آج میں اس مقالے کو پایہ تکمیل تک پہنچا پائی۔

میرے اس مقالے کے پانچ ابواب ہیں پہلے باب میں، خواجہ سرا اور مخت کیا ہیں ان کا تعارف، اقسام اور زبان پر مبنی ہے۔ دوسرا باب خواجہ سرا اور مخت کے بارے میں اسلام کے احکامات، معاشرے میں ان کا مقام، ان کے مسائل، رہنمائی، رسم و رواج، پاکستانی خواجہ سراوں کے معاشرتی، تعلیمی، صحت، روزگار اور رہائش کے مسائل اور خواجہ سراوں کے فلاج و بہبود کے لیے حکومت کے اقدامات۔ جو قوانین حال ہی میں خواجہ سراوں کے لیے بنائے گئے، ان کا تحریک بھی کیا گیا کہ یہ قوانین ان کے لیے کہاں تک کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اگست 2018 میں، گورنمنٹ آف پنجاب نے خواجہ سراوں کی فلاج کی پالیسی بنائی اس پر بھی غور کیا گیا۔ یہ پالیسی کافی حد تک کارآمد ہو سکتی ہے اگر خواجہ سرا برادری اور حکومت مل کر اس پر کام کریں کیونکہ اس پالیسی میں کوئی ایسی چیز روانہ رکھی گئی جس سے خواجہ سرا برادری کو فائدہ نہ پہنچے حتیٰ کہ کاروبار اور تعلیم کے لیے آسان سہولتوں پر قرضہ کی سہولت، پنسن اور بڑھا پالاؤنس اور کوئی ایسی نئی مفید اصطلاح متعارف کروائی گئی۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی دنیا میں خواجہ سراوں کے مسائل اور ان کی فلاج و بہبود کی تنظیموں کا بھی ذکر کیا گیا تا کہ وہ یہ تحقیق حکومت، خواجہ سرا برادری اور معاشرے کے کارفرما لوگوں کے کام آسکے۔ میرا تیسرا باب تحقیق اور مخت کے مسائل کو موضوع تحقیق بنانے والے لوگوں کا ہے جنہوں نے ان گروہ میں عملی طور پر کام کر کے ان لوگوں تک رسائی حاصل کیا اور ان کے مسائل جانے اور لکھنے، ان کے رسم و رواج، رہنمائی، معاشرتی حالات اور کوئی ایسے رازوں پر سے پرده فاش کیا جن کا معاشرے کو آج تک علم بھی نہیں تھا۔ جو لوگ پر کیشیکل ان لوگوں کے ساتھ رہے، معاشرے سے بے عزتی برداشت کی ان میں ایک نام مشہور نام ”علی نواز شاہ“ کا ہے جنہوں نے ایک کتاب ”گروم“ کے نام سے لکھی۔ اور میرا آخری باب ایک مشہور مصنف، شاعر، افسانہ نگار اور ادیب کے بارے میں ہے جو کہ خود خواجہ سرا ہے۔ ان کی زندگی کا تعارف، شخصیت کے پہلو اور اردو ادب میں ان کا کردار کے بارے میں ہے۔ ان کا نام افتخار نہیں افتخار ہے۔ ۱۲ سال کی عمر میں وہ امریکہ چلے گئے تھے۔ انہوں نے کئی افسانے، غزل اور کتابیں لکھیں۔ ان کی ایک مشہور کتاب ”زمان“ بھی ہے جو کہ انہوں نے خواجہ سراوں اور مخت کے عالات کے بارے میں لکھی۔

اس مقالے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری نگران صاحبہ کا بنیادی کردار ہے۔ اس کے علاوہ میرے بہت عزیز اساتذہ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے مجھے میرے مقالے کے علاوہ مجھے علم کی دولت سے نوازا۔ میں اپنے تمام اساتذہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہماری علم کے ذریعے تربیت کی۔ اسکے علاوہ میرے چند عزیز سست احباب ہیں جنہوں نے ایم فل کے دو سالہ پروگرام میں میرے ساتھ رہے اور گاہے بگاہے بہت سارے